بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّا الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ اِنِّيْ مُتَبِعُكَ مَا مَقَامُكَ مَحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سوموار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵/۷۰ | ۱۳ رجب ۱۴۰۱ھ ؛ ۱۸ ہجرت ۱۳۶۰ ہش ؛ ۱۸ مئی ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان کے شہر یوکوہاما میں

رنگوں اور روشنیوں کی مدد سے فضا میں کلمہ طیبہ کی اشاعت

حضور کا ایک روح پرور ارشاد بھی کئی منٹ تک فضاؤں میں جگمگاتا رہا۔

جاپان کے مبلغ انچارج مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کی دلچسپ اور ایمان افروز رپورٹ

ٹوکیو (جاپان) ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقدس خواہش کہ توحید باری تعالیٰ پر مشتمل لا الٰہ الا اللہ کی وسیع پیمانے پر تشہیر ہو کو اللہ تعالیٰ نے جس غیر معمولی رنگ میں پورا فرمایا اس کا ایک دلفریب مشاہدہ ہمارے لئے بیحد ایمان افروز ثابت ہوا۔ ہوا یوں کہ ۱۳ فروری ۱۹۸۱ء کو جاپان کے تیسرے بڑے شہر یوکوہاما کے ریلوے سٹیشن کے باہر ایک کمپنی نے اپنے تعارف کے طور پر یہ صورت پیدا کی کہ کوئی بھی شخص اپنی پسند کا کوئی پیغام بجلی کے قمقموں کے ذریعہ بنائے جانے والے روشن الفاظ کے ذریعہ لکھوا کر ایک بلند و بالا عمارت پر متحرک صورت میں آویزاں کروا سکتا تھا۔ اس سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جاپانی لڑکے اور لڑکیاں اپنی پسند کے پیغامات لکھوانے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگے۔ ان کی کوشش تھی کہ اپنے محبوب افراد کے نام اپنی محبت کا پیغام اس ذریعہ سے پہنچا سکیں۔ یہ پیغامات ایک روشن فیتہ کی صورت میں گردش کرنے لگے اور سٹیشن کے باہر موجود ہزاروں لوگ ان پیغامات کے مندرجات سے اپنے انداز میں لطف اٹھا رہے تھے۔ کہ اچانک ان پیغامات کا انداز یکسر بدل گیا۔

دنیاوی عشق و محبت کے پیغامات کے عین درمیان میں ازلی و ابدی صداقت اور لازوال محبت الٰہی کا پیغام ان کی نظروں کے سامنے جگمگانے لگا۔ پیغام کے الفاظ یہ تھے۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ان الفاظ کا جاپانی ترجمہ ان کے سامنے تھا کہ اللہ کے سوا کوئی اور ہستی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔

اس اچانک تبدیلی پر ناظرین کے چہروں پر ایک خوشگوار حیرت کھیل رہی تھی کہ اس کے فوراً بعد ایک اور پیغام نے ان کی توجہ کو جذب کر لیا۔ اس پیغام کے الفاظ یہ تھے۔

ISLAM – LOVE FOR ALL. HATRED FOR NONE.

جاپانی زبان میں ان الفاظ کا ترجمہ ان کے سامنے تھا کہ اسلام کا مطلب یہ ہے کہ سب بنی نوع انسان سے محبت کی جائے۔ اور کسی کے لئے بھی دل میں نفرت نہ ہو۔

یہ وہ مبارک اور دلفریب الفاظ ہیں جو ہمارے امام ہمام نے گزشتہ سال یورپ کے دورہ کے دوران مختلف مقامات پر اسلامی تعلیمات کے نہایت جامع اور مختصر تعارف کے طور پر ارشاد فرمائے ہیں۔

مندرجہ بالا دو پیغامات شام ۵ بجے سے سات بجے کے دوران پندرہ بار تھوڑے تھوڑے وقفہ کے ساتھ روشن اور خوبصورت الفاظ میں آسمان پر جگمگاتے اور لوگوں کی نظر سے گزرتے رہے۔ اندازہ ہے کہ ہزاروں لوگوں نے ان پیغامات کا مطالعہ کیا ہوگا۔ ان لوگوں میں ہر عمر اور ہر طبقہ خیال کے لوگ شامل تھے۔

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

جلسہ ہائے یوم قدرت ثانیہ

حضور کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۲۷ ہجرت / مئی کو جماعتیں اپنے اپنے ہاں یوم قدرت ثانیہ کے سلسلہ میں جلسے منعقد کروائیں جن میں قدرت ثانیہ کی برکات اہمیت اور ضرورت پر روشنی ڈالی جائے اور ان کی رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۶ ہجرت / مئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص الخاص فضل اور عنایت سے حضور انور کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی سے رکھے۔ آپ کے مقاصد عالیہ اور عزائم دینیہ میں اپنے فرشتوں کی تائیدات سے نوازے اور معجزانہ کامیابیاں عطا کرے آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری کی وجہ سے بدستور ناساز ہے۔ تاہم بلڈ پریشر میں کمی ہو گئی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور لمبی بابرکت عمر عطا کرے آمین

۔۔ ناکسار کے والد محترم کو تبخیر معدہ کی تکلیف ہے۔ ان دنوں زیادہ بے چینی اور گھبراہٹ ہے۔ نیز خاکسار کی بھاوجہ پتہ میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے دونوں کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

محمد جمیل کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ

۔۔ مکرم مولانا محمد منور صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ہمارے ایک لوکل احمدی تنزانین دوست شیخ عیسےٰ اے کمائیکا جو کہ مکونگو کے مقام پر بطور مبلغ خدمت کر رہے ہیں قریباً دو ہفتہ سے بیمار ہیں اور کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

۔۔ مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی ضلع سرگودہا کے والد رائے غلام محمد صاحب منگلا کا پرائیویٹ سرگودہا میں ہوا ہے کمزوری بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے آمین۔

(سید احمد علی نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ رجب ۱۴۰۱ھ
۱۸ ہجرت ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نجات کا ایک حتمی اور یقینی وسیلہ

اللہ تعالیٰ کی عمیم قدرت ہے کہ سیدنا حضرت اقدس نے وسائل نجات پر روشنی ڈالتے ہوئے یقین کو نجات کا ایک حتمی اور یقینی وسیلہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ اس کی اہمیت اور انقلاب انگیز تاثیر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں، فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ دنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں، ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لینا اور خدا کی طرف ایک خارق عادت کشش کے ساتھ کھینچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں، زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں، تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا اور اپنے عمل کو ریاکاری کی ملونی سے پاک کر دینا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں، ایسا ہی دنیا کی دولت اور حشمت اور اس کی کیمیا پر لعنت بھیجنا اور بادشاہوں کے قرب سے بے پرواہ ہو جانا اور صرف خدا کو اپنا خزانہ سمجھنا بجز یقین کے ہرگز ممکن نہیں۔" (نزول المسیح صفحہ ۹۱)

یقین کی اہمیت کو حضور اقدس نے نئے نئے رنگ میں اور بہت ہی وجد آفریں انداز میں اپنی پُر معارف کتب و ملفوظات میں بار بار اور بہ تکرار واضح فرمایا ہے اور یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ اگر نجات چاہتے ہو اور اس امر کے متمنی ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی نگاہ میں نجات یافتہ قرار پاؤ اور اس کے خاص بندوں میں شمار کئے جاؤ تو یقین کی راہوں کو ڈھونڈو اور ان راہوں پر گامزن ہو کر نجات کے دروازہ میں داخل ہو جاؤ۔ چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں اور بڑے ہی درد اور جانسوزی سے فرماتے ہیں:۔

"کاش میں کس دف کے ساتھ اس کی منادی کروں کہ گناہ سے چھڑانا یقین کا کام ہے، جھوٹی فقیری اور مشیخت سے توبہ کرانا یقین کا کام ہے، خدا کو دکھلانا یقین کا کام ہے۔ وہ مذہب کچھ بھی نہیں اور گندہ ہے اور مردار ہے اور ناپاک ہے اور جہنمی ہے اور خود جہنم ہے جو یقین کے چشمے تک نہیں پہنچا سکتا۔ زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے اور وہ پر جو آسمان کی طرف دوڑاتے ہیں وہ یقین ہی ہے۔ کوشش کرو کہ اس خدا کو تم دیکھ لو جس کی طرف تم نے جانا ہے اور وہ مرکب یقین ہے جو تمہیں خدا تک پہنچائے گا۔ کس قدر اس کی تیز رفتار ہے کہ وہ روشنی جو سورج سے آتی اور زمین پر پھیلتی ہے وہ بھی اس کی سرعت رفتار کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو! اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو۔" (نزول المسیح صفحہ ۹۶)

یقین کی اس درجہ بنیادی اہمیت اور انقلاب انگیز تاثیر اور اس کے عظیم الشان ثمرات کے پیش نظر طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ یقین سے کیا مراد ہے۔ یہ تو ظاہر ہی ہے کہ یقین سے حضور اقدس کی مراد خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس وراء الوراء ہستی پر زندہ اور کامل یقین کسے کہتے ہیں کیونکہ عظیم الشان ثمرات محض یہ یقین کر لینے سے ہی ظاہر نہیں ہوتے کہ خدا ہے۔ ان کا ظہور تو زندہ اور کامل یقین کے نتیجہ میں ہی ہوتا ہے۔ سو حضور اقدس نے خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ اور کامل یقین کی جزئیات پر بھی بہت پُر معارف اور وجد آفریں انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی معرکہ آراء تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" میں حقیقتِ اسلام کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ حقیقتِ اسلامیہ کی تحصیل کے دو بڑے وسائل ہیں ان دونوں وسائل کا تعلق خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ اور کامل یقین سے ہے۔ چنانچہ آپ اس زندہ اور کامل یقین کی اصل حقیقت پر سے پردہ اٹھاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اگرچہ قرآن کریم نے حقیقتِ اسلامیہ کی تحصیل کے لئے بہت سے وسائل بیان فرمائے ہیں۔ مگر درحقیقت ان سب کا مآل دو قسم پر ہی جا ٹھہرتا ہے۔ اوّل یہ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی مالکیتِ تامہ اور اس کی قدرتِ تامہ اور اس کی حکومت تامہ اور اس کے علمِ تام اور اس کے حسابِ تام اور نیز اس کے واحد لاشریک اور حیّ قیوم اور حاضر ناظر ذوالاقتدار اور ازلی ابدی ہونے میں اور اس کی تمام قوتوں اور طاقتوں اور جمیع جلال اور کمال کے ساتھ یگانہ ہونے میں پورا پورا یقین آجائے یہاں تک کہ ہر ایک ذرہ اپنے وجود اور اس تمام عالم کے وجود کا اس کے تصرف اور حکم میں دکھائی دے اور ھوالقاھر فوق عبادہ کی تصویر سامنے آجاوے اور نقش راسخ بیدہ ملکوت السمٰوٰت والارض کا جلی قلم کے ساتھ دل میں لکھا جائے۔ یہاں تک کہ اس کی عظمت اور ہیبت اور کبریائی تمام نفسانی جذبات کو اپنی قہری شعاعوں سے مضمحل اور خیرہ کر کے ان کی جگہ لے لے اور ایک دائمی رُعب اپنا دل پر جما دیوے اور اپنے قہری حملہ سے نفسانی سلطنت کے تخت کو خاک مذلت میں پھینک دیوے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیوے اور سخت خوفناک کرشموں سے غفلت کی دیواروں کو گرا دے اور تکبر کے میناروں کو توڑ دے اور ظلمت بشری کی حکومتیں وجود انسانی کی دارالسلطنت سے بکلی اٹھا دیوے اور جو جذبات نفس امارہ کی طبیعتِ انسانی پر حکومت کرتے تھے اور باعزت سمجھے گئے تھے ان کو ذلیل اور خوار اور ہیچ اور بے مقدار کر کے دکھلا دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۸۰-۱۸۱)

لیکن یا اللہ تعالیٰ کی ہستی پر زندہ اور کامل یقین کا صرف ایک پہلو ہے جس کا تعلق اس واحد و یگانہ قادر مطلق کی جلالی صفات کی معرفت سے ہے اس کے دوسرے پہلو کا تعلق اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات کے عرفان اور اس کے انقلاب انگیز اثرات اور عملی تقاضوں سے ہے۔

حضور اقدس فرماتے ہیں کہ جہاں ایک طرف اللہ تعالیٰ کی عظمت و ہیبت اور کبریائی کا دل پر نقش ہونا ضروری ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اللہ جلشانہ کے حسن و احسان پر اطلاع و آگہی پیدا کرے اور دل اس کا اس یقین کامل سے پُر ہو جائے کہ:۔

"وہ خیر محض ہے اور مبدا ہے جمیع فیوض اور مصدر ہے تمام خیرات کا اور جامع ہے تمام کمالات کا اور مرجع ہے ہر ایک امر کا اور موجد ہے تمام وجودوں کا اور علت العلل ہے ہر یک موثر کا جس کی تاثیر یا عدم تاثیر ہر یک وقت اس کے قبضہ میں ہے اور واحد لاشریک ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور اقوال میں اور افعال میں اور اپنے تمام کمالوں میں اور ازلی اور ابدی ہے اپنی جمیع صفاتِ کاملہ کے ساتھ۔ بڑا ہی نیک اور بڑا ہی رحیم باوجود قدرتِ کاملہ سزا دہی کے ہزاروں برسوں کی خطائیں ایک دم میں بخشنے والا۔ بڑا ہی حلیم اور بردبار اور ردہ پوش کروڑہا نفرت کے کاموں اور مکروہ گناہوں کو دیکھنے والا اور پھر جلد نہ پکڑنے والا۔ اگر اس کا روحانی جمال متمثل کے طور پر ظاہر ہو تو ہر یک دل پروانے کی طرح اس پر گرے اس نے اپنا جمال غیروں سے چھپایا اور انہی پر ظاہر کیا جو صدق سے اس کو ڈھونڈتے ہیں۔ ..... اس محبوب حقیقی کے احسانات جو انسان پر ہیں وہ دفتروں میں سما نہیں سکتے کیونکہ اس کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ گناہ پر گناہ دیکھتا ہے اور احسان پر احسان کرتا ہے اور خطا پر خطا پاتا ہے اور نعمت پر نعمت دیتا ہے۔ درحقیقت نہ زید ہم سے کچھ بھلائی کر سکتا ہے اور نہ بکر، نہ آفتاب اپنی روشنی سے ہم کو کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ ماہتاب اپنے نور سے ہم کو کوئی نفع دے سکتا ہے نہ ستارے ہمارے کام آسکتے ہیں نہ ان کی تاثیر کچھ چیز ہے۔ ایسا ہی نہ دوست کام آسکتا ہے نہ فرزند، غرض کوئی چیز بھی ہم کو آرام نہیں پہنچا سکتی جب تک وہ ارادہ نہ فرماوے ..... اگر ہم انصاف سے بولیں تو ہمیں یہ شہادت دینی پڑے گی کہ کسی نے ہم سے ایسا پیار نہیں کیا جیسا کہ اس نے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴)

الغرض زندہ اور کامل یقین نام ہے اللہ تعالیٰ کی وراء الوراء ذات اور اس کی جمیع صفاتِ جلال و جمال کی معرفت حاصل کر کے اسی کی خشیت کو دل میں جگہ دینے اور اسی کی محبت میں فنا ہونے کا۔ اور یقیناً ایسا زندہ اور کامل یقین حتمی اور یقینی وسیلہ ہے نجات یعنی حیاتِ ابدی کا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے بطلِ جلیل ۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب

(مکرم سیف اللہ خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ مقیم چوہڑکانہ)

۲

اس بیماری سے حضرت میر صاحب کو افاقہ ہوگیا اور لاہور میں چند روز قیام کے بعد ۱۴ مئی ۱۹۴۰ء کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔ ۱۹۴۰ء کے بعد آپ کئی بار پہلی بیماری میں مبتلا رہے مگر برابر خدمتِ دین میں مصروف رہے یہاں تک کہ وسط امان مارچ ۱۹۴۴ء کو اس کا ایسا شدید حملہ ہوا کہ جانبر نہ ہوسکے۔

سولہ مارچ کی شب اور سترہ مارچ کا دن نہایت تشویش میں گذرا۔ علاج معالجہ میں بھی ہر ممکن کوشش کی گئی مگر چھ بجے شام کے بعد نبض بہت زیادہ کمزور ہو گئی اور خطرہ بڑھتا گیا۔ حافظ محمد رمضان صاحب بلند آواز سے قرآن کریم کی دعائیں پڑھنے لگے اور سورۃ یٰسین کی تلاوت کرتے رہے حضرت مصلح موعود بھی دوسرے صحن میں قرآنِ کریم پڑھتے رہے پھر حضور اسی کمرہ میں تشریف لے آئے جہاں حضرت میر صاحب تھے اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بہت دیر تک رقت بھری آواز میں قرآن کریم کی دعائیں فرماتے رہے یہ نظارہ نہایت ہی رقت انگیز تھا کمرہ کے اندر اور باہر لوگوں کی چیخیں نکل رہی تھیں اس وقت حضور نے فرمایا کہ اگر تو یہ رونا واویلا کا ہے تو شک ہے ورنہ گناہ ہے۔

جب حضرت میر صاحب پر نزع کا عالم طاری ہوا تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حافظ قدرت اللہ صاحب کو بلوایا جنہوں نے پھر سورۃ یٰسین کی تلاوت شروع کی جب آپ آیت

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ

پر پہنچے تو انہوں نے بھی یہ آیت دہرائی۔ اسی دوران میں حضرت میر صاحب نے آخری سانس لیا۔

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ"

حضرت میر محمد اسحاق صاحب جن کی زندگی کا ایک ایک سانس اسلام اور احمدیت کی خدمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس کلمات کو پُرنم آنکھوں سے پہچاننے کے لئے وقف رہا۔ آپ کا وجود شوکتِ اسلام کا نشان اور آپ کی تقریر شمشیر بُراں تھی۔ اور آپ کے دل و دماغ سے عشق رسولؐ کے دریا رواں تھے۔

حضرت مصلح موعود آپ کی نعشِ مبارک دیکھ کر رقت سے بھر گئے۔ نماز جنازہ حضرت مصلح موعود نے حضرت اقدس کے باغ میں اس جگہ پڑھائی جہاں چند روز قبل حضرت سیدہ امّ طاہر احمد صاحبہ کی نماز جنازہ پڑھائی گئی اور جہاں ایک سیڑھی کے وہ دو خطوط موجود تھے جو حضرت میر صاحب نے ہی صفیں سیدھی باندھنے کے لئے لگوائے تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ

"مجھے وہ واقعہ غالباً کبھی نہیں بھولے گا کہ جب حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی وفات ہوئی تو اس دن میں نے دیکھا کہ ایک غریب مہاجر بہشتی مقبرہ کی سڑک پر رو رہا تھا اور جب میں اس کے پاس سے گذرا اور اس کی طرف نظر اٹھائی تو اس نے مجھے سسکیاں لیتے ہوئے کہا کہ آج غریب بالکل یتیم ہو گئے۔ پھر کہنے لگا کہ بارہ دن پہلے غریبوں کی ماں گزر گئی تھی اور آج باپ بھی رخصت ہوا اس کا اشارہ سیدہ امّ طاہر احمد صاحبہ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی طرف تھا"

(تابعین اصحاب احمد جلد ۳ صفحہ ۳۰۴)

جس طرح عشق قرآن میں حضرت مولوی نورالدین صاحب ضرب المثل تھے اسی طرح عشق حدیث کے باب میں حضرت میر صاحب کا مقام تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت میر صاحب نے بیماری سے اٹھنے کے بعد سب سے پہلا کام یہی کیا کہ مسجد اقصیٰ میں بخاری کا درس دوبارہ شروع کر دیا جو آپ کی زندگی کا محبوب اور مقدس ترین مشغلہ تھا چنانچہ خود حضرت میر صاحب فرماتے ہیں کہ

"مجھے خدا کی بزرگ کتاب قرآن مجید کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے عشق ہے اور سرورِ کائنات کا کلام میرے لئے بطور غذا کے ہے کہ جس طرح روزانہ اچھی غذا ملنے کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح بغیر سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو ایک دو دفعہ پڑھنے کے میری طبیعت بے چین رہتی ہے جب کبھی میری طبیعت گھبراتی ہے تو بجائے اس کے کہ میں باہر سیر کے لئے کسی باغ کی طرف نکل جاؤں میں بخاری یا حدیث کی کوئی اور کتاب نکال کر پڑھنے لگتا ہوں اور مجھے اپنے پیارے آقا کے کلام کو پڑھ کر خدا کی قسم وہی تفریح حاصل ہوتی ہے جو ایک غمزدہ گھر میں بند رہنے والے کو کسی خوشبودار پھولوں والے باغ میں سیر کر کے ہو سکتی ہے اور میری تو یہ حالت ہے کہ

؎ باغِ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستانِ کلام احمد ہے

اور واقعہ میں میرے آقا کا کلام ایسا پاکیزہ، ایسا پیارا ایسا دلفریب اور ایسا دلربا ہے کہ کاش دنیا اسے پڑھے اور پھر اسے معلوم ہو کہ میرے بادشاہ کا منہ ایسے پھول برساتا تھا کہ جن کی خوشبو اگر ایک دفعہ کوئی سونگھ لے تو پھر اسے دنیا کی کوئی خوشبو، کوئی عطر اور کوئی پھول اپنی طرف مائل نہیں کر سکتا اور میری ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ لوگ میرے آقا کا کلام پڑھیں اور سنیں۔ اس لئے میں بخاری شریف کی حدیثیں لوگوں کو سناتا رہتا ہوں"

(الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۴۰ء)

اس حوالے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت میر صاحب کو حدیث شریف سے کس طرح عشق اور لگاؤ تھا اور آپ احادیث کو پڑھنے میں کس طرح مگن رہتے اور آپ نے نہ صرف یہ اقرار قولاً پورا کیا بلکہ آپ نے عملاً ثابت کر کے دکھایا کہ آپ کو احادیث سے کیسا زبردست پیار تھا۔

دراصل حدیث شریف حضرت میر صاحب کی غذائے روح اور راحتِ جان تھی جس کے بغیر آپ کو تسکین ہی نہ ہوتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار علمی و عملی مصروفیات کے باوجود آپ نے اپنی وفات تک باقاعدہ درس جاری رکھا اور حتی الوسع کبھی ناغہ نہیں ہونے دیا۔ یہ درس اپنے اندر ایک خاص رنگ اور امتیازی شان رکھتا تھا۔

ارشاداتِ نبویؐ کی حکمتیں اور باریک در باریک معارف و نکات ایسے پاکیزہ و پسندیدہ و دل نشین و روح پرور انداز میں فرماتے کہ سننے والوں کے دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت سے معمور ہو جاتے اور ہر شخص یہی چاہتا کہ آپ بولتے رہیں اور میں سنتا رہوں۔

درس کے دوران ربودگی اور وجد کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔ خود بھی روتے اور دوسروں کو بھی رلاتے آپ کا ایک ایک لفظ محبت رسولؐ میں ڈوبا ہوا ہوتا تھا۔ ایک ایک بات سے درد و سوز ٹپکتا تھا خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک زبان پر آتے ہی آپ پر رقت طاری ہو جاتی اور آواز بھرا جاتی اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے تھے۔ آپ درس حدیث کے دوران میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضورؐ کے مختلف ناموں اور مختلف لقبوں سے یاد فرمایا کرتے تھے اور حضورؐ کا جو نام یا لقب آپ کی زبان سے نکلتا تھا وہ اس جوش اخلاص و محبت میں نکلتا تھا کہ سننے والوں کے دل متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے خاص کر رسول مقبولؐ کے الفاظ تو اس رنگ میں آپ کی زبان سے نکلتے کہ گویا دلوں پر نقش ہو جاتے اور پھر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جذبہ سے فرماتے کہ ہر سننے والا ایک اور ہی عالم میں جا پہنچتا اور یوں محسوس کرتا کہ گویا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک مجلس میں بیٹھا احادیث سن رہا ہے

آپ مفسر بھی تھے، محدث بھی تھے اور ادیب بھی تھے جب آپ قرآن مجید کا درس دیتے تو یوں معلوم ہوتا کہ آپ معارف کے خزانے لٹا رہے ہیں۔

قوت بیانیہ آپ میں اس قدر تھی کہ ہر چیز کا مکمل نقشہ کھینچ کر رکھ دیتے حدیث کا درس دیتے تو اس وضاحت کے ساتھ حقائق بیان فرماتے کہ یوں معلوم ہوتا کہ ہم سب کچھ بچشم خود دیکھ رہے ہیں۔ احادیث کے درس میں جن مقامات کا ذکر آتا ہے ان کے متعلق تفصیل سے بیان فرماتے کہ یہ مقام مکہ یا مدینہ سے اتنی دور اس سمت میں اور فلاں جگہ واقع ہے۔ ان مقامات کی خصوصیات بھی ساری بیان فرماتے۔

حضرت میر صاحب کو جہاں اللہ تعالیٰ نے بہترین معلم بنایا تھا وہاں آپ بہترین مناظر بھی تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضر جوابی اور دوسرے کو لاجواب کرنے کا خاص ملکہ رکھتے تھے اور لطف یہ کہ جواب نہایت مختصر اور چبھتا ہوا ہوتا تھا۔ حضرت میر صاحب علم کا بحر بیکراں تھے جب کسی مخالف سے کوئی مناظرہ کرتے تھے تو معلوم ہوتا تھا جیسے شیر گرج رہا ہو۔ آپ بات کو طول دینے کے عادی نہ تھے لیکن جو بات کہتے تھے وہ برق صاعقہ بن کر مخالف پر گرتی تھی اور وہ اس کا جواب دینے سے قطعی عاجز رہ جاتا تھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے فرماتے ہیں کہ

"حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی عقل نہایت درجہ تیز اور دماغ و دل کی طاقتیں انتہائی طور پر روشن تھیں مناظرہ میں ان کو یہ کمال حاصل تھا کہ اپنی جوانی میں بھی جہاندیدہ اور کہنہ مشق مخالفوں کو چند منٹ میں خاموش کرا کے رکھ دیتے تھے ۱۹۱۸ء میں جبکہ وہ ابھی بالکل نوجوان تھے حضرت مصلح موعود نے انہیں بمبئی تبلیغ کے لئے بھیجا اور اس سفر میں خاکسار بھی ان کے ساتھ تھا وہاں ایک بڑے جہاندیدہ بوڑھے پادری نے مسلمانوں کا ناطقہ بند کر رکھا تھا لیکن جب حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا اس کے ساتھ مناظرہ ہوا تو ان کے سامنے یہ خرانٹ پادری ایک طفل مکتب نظر آتا تھا اور مسلمان نوجوانوں نے خوش ہو کر حضرت میر محمد اسحاق صاحب کو گود اپنے ہاتھوں میں اٹھا لیا

(الفرقان ستمبر اکتوبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۶)

حضرت میر صاحب تحریر و تقریر میں اپنی مثال نہ رکھتے تھے آپ بہت بلند پایہ جوڑی کے مقرر تھے۔ آپ کی انتظامی قابلیت مسلم تھی اور اگرچہ ہر شعبہ جس میں آپ نے کام کیا آپکی تنظیمی صلاحیتوں کے صدقے میں چمک اٹھا۔ اور اس میں ایک جاذبیت اور کشش پیدا ہو گئی تاہم جلسہ سالانہ کے ایام میں تو آپ کی غیر معمولی انتظامی صلاحیتیں اپنے نقطۂ عروج پر ہوتی تھیں۔ اور آپ نہایت ہی کامیابی کے ساتھ افسر جلسہ سالانہ کے عہدہ جلیلہ کی تمام تر ذمہ داریوں کو ادا فرماتے تھے کون نہیں جانتا کہ ایک معمولی سی ضیافت کا انتظام بھی گوناگوں پریشانیوں کا موجب ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر اس وقت کم و بیش پچاس ہزار نفوس کے خورد و نوش کا بہترین بندوبست میر صاحب مرحوم کے حسن انتظام کا شاہکار تھا۔ حضرت میر صاحب ایک مشفق اور مہربان استاد بھی تھے اس سلسلہ میں جناب شیخ مبارک احمد صاحب فرماتے ہیں کہ

"غرض حضرت میر صاحب سلسلہ کے ایک بہترین استاد تھے آپ کا تعلیم کا طریقہ بہت ہی مفید اور باعث کشش تھا۔ اور بالخصوص آپ نے اپنے شاگردوں کی عملی ٹریننگ کے لئے جو جدوجہد سکول اور کالج کے کمروں کے اوقات کے علاوہ دیگر اوقات میں کی وہ آپ اور اس وقت کے اساتذہ کرام کا نمایاں وصف تھا وہ چند گھنٹوں اور چند دھڑیوں کے ملازم نہ تھے وہ خدا اور خدا کی مخلوق کے وفادار اور بے لوث خدمت گذار تھے اور اس وجہ سے اپنے شاگردوں کو تعلیم دینے میں کسی وقت بھی نہ اکتاتے تھے ان کے گھروں میں بھی طالبعلم آکر استفادہ کرتے تھے ان کے دفتروں میں بھی علمی استفادہ ہوتا تھا سیر کے اوقات میں بھی علمی استفادہ ہوتا تھا سیر کے اوقات میں بھی تعلیم کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔

(الفرقان ستمبر اکتوبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۸۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت آپ میں عشق کا رنگ لئے ہوئے تھی۔ حدیث کے متبحر عالم تھے۔ حدیث شریف کا درس دینا آپ کا محبوب مشغلہ اور مطالعہ حدیث آپ کی روحانی غذا اور راحت جان تھی۔ درس دیتے ہوئے بات بات پر رقت طاری ہو جاتی اور محبت و عشق میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرماتے اور ساتھ ہی آبدیدہ بھی ہو جاتے آواز بھرا جاتی اور بڑے درد اور سوز سے بات کو مکمل فرماتے

درس دینے کا انداز ایسا پاکیزہ دلکش اور حضور کن ہوتا کہ ہر شخص بڑی توجہ اور غیر معمولی دلچسپی کے ساتھ سنتا۔ جوں جوں سنتا اس کی بھوک تیز ہوتی چلی جاتی۔ آواز میں ایسی تاثیر یوں معلوم ہوتا کہ گویا ایک ایک لفظ دل کی گہرائیوں سے نکل رہا ہے اور سیدھا دلوں تک پہنچ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و محبت آپکی زبان اور آپکے نورانی چہرے سے عیاں ہوتی اکثر فرمایا کرتے کہ جب کبھی میں غمگین ہوتا ہوں تو گھر چلا جاتا ہوں علیحدگی میں بیٹھ کر بخاری شریف کھول لیتا ہوں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات پڑھتا ہوں۔ حضور کے ارشادات کا مطالعہ کرتا ہوں بس میرا سارا غم، سارا اندوہ دور ہو جاتا ہے۔ عشاق رسول کریم پر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں۔

آپ کا حضرت اقدس سے عشق کا اظہار جناب شیخ محمد اسد صاحب مظہر کے ایک بیان فرمودہ واقعہ سے ملتا ہے کہ

"مجسٹریٹ میر صاحب سے باادب پیش آتا تھا لیکن خاکسار نے دیکھا کہ میر صاحب جب عدالت کے کمرے میں داخل ہوتے تو تین چار منٹ تک ملزمان کے کٹہرے میں اکیلے اور غمزدہ سے ہو کر کھڑے رہتے ہم سب بھی تعظیماً کھڑے رہتے حتیٰ کہ میر صاحب کٹہرے سے باہر نکلتے اور پھر ہم سب کرسیوں پر بیٹھ جاتے یہ ماجرا میں نے کئی بار دیکھا لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ میر صاحب ایسا کیوں کرتے ہیں آخر ایک دن میں نے میر صاحب سے اس کا سبب دریافت کیا آپ چشم پرآب ہو گئے فرمانے لگے کہ آتمارام مجسٹریٹ نے حضرت اقدس کو عدالت میں کھڑا رہنے پر مجبور کیا اس لئے جب کبھی مجھے عدالت میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو حضرت اقدس کی یاد میں چند منٹ میں بھی اسی طرح کھڑا رہتا ہوں۔ میر صاحب حضرت اقدس کے عزیز تھے اور آپ نے حضور کے دامن تربیت میں پرورش پائی تھی اور نہایت قریب سے حضرت اقدس کو دیکھا تھا۔

اس واقعہ سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت میر صاحب کو حضرت اقدس سے کس قدر عشق و محبت اور والہیت تھی

ذوق ایں بادہ نیابی بخدا
تا نبخشی"

(الفرقان ستمبر اکتوبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۵۳)

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار ان دنوں مالی پریشانیوں میں مبتلا ہے اور صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی احباب جماعت دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی مالی پریشانیاں دور فرمائے اور صحت کامل عطا فرمائے۔

- آمین -

(محمود انور خوشنویس ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں سے متعلق ارشادات

(مرتبہ مکرمہ بشریٰ سعید صاحبہ بنت سید احمد علی شاہ صاحب فاضل)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اعلیٰ تعلیم اور پاک نمونہ سے بچوں کو بھی مشرف فرمایا ہے۔ اگر دل کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں بچوں کی شروع ہی سے نگرانی کی جائے تو یہی بچے بڑے ہو کر قوم کی طرف سے پڑنے والی ذمہ داریوں کو باآسانی اٹھا سکیں گے ذیل میں بچوں کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔

بچے کی ولادت پر حکم

"جب کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو اور اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے تو اس کو ام الصبیان کی مرض نہ ہو گی"

(الجامع الصغیر جلد ۲ ص ۱۸۲)

حضورؐ نے خود بعض بچوں کو گھٹی دینے کے بعد دعا فرمائی تاکہ بچے پر نیک اور اچھا اثر پڑے۔

بچہ کی تعلیم

"جب بچہ سات سال کا ہو تو اسے نمازی بناؤ اور اگر دس سال کا ہونے پر نماز نہ پڑھے تو اسے سزا دو"

(مشکوٰۃ ص ۵۸)

گویا بچوں کو تین چار سال کی عمر میں ہی کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور چھوٹی چھوٹی دعائیں سکھانا شروع کر دینی چاہئیں بچے کی تعلیم و تربیت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیسی عمدہ اور اعلیٰ ہے

ایک بچے کا دینی شوق اور تعلیم نبویؐ

حضرت عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے وہ ابھی چھوٹے بچے تھے کہ اپنی خالہ کی وجہ سے حضور کی نماز تہجد دیکھنے کے لئے ایک رات آپؐ کے گھر میں ہی ٹھہر گئے آپ فرماتے ہیں

"جب حضور تہجد کے لئے رات کو کھڑے ہوئے تو میں بھی وضو کر کے آپؐ کے ساتھ بائیں طرف کھڑا ہو گیا حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے پیچھے سے اپنے دائیں طرف کر دیا۔"

(مشکوٰۃ ص ۹۹)

گویا سمجھایا کہ جب دو آدمی نماز پڑھیں تو مقتدی امام کے دائیں طرف کھڑا ہو اور یہ کہ تہجد وغیرہ نفلی نمازیں بھی باجماعت پڑھنا جائز ہیں۔

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ جب باجماعت نماز ہو تو بچوں کی صف پیچھے بنانے کا ارشاد فرمایا کرتے

(مشکوٰۃ ص ۹۹)

ایک بچہ کو سبق

ایک مسلمان بچہ جس کا نام افلح تھا وہ نماز میں سجدے کے وقت پھونکیں مار کر مٹی ہٹایا کرتا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے افلح

"نماز میں پھونکیں نہ مارا کرو منہ کو مٹی لگتی ہے تو لگنے دو"

(مشکوٰۃ ص ۹۱)

نماز میں نظر کہاں ہو

حضرت انسؓ ایک بچے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت گذار تھے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"نماز میں اپنی نظر سجدے کی جگہ پر رکھا کرو اور ادھر ادھر مت دیکھا کرو"

(مشکوٰۃ ص ۹۱)

حضرت امام حسنؓ اور صدقہ

"اسلام میں غریبوں کو زکوٰۃ اور صدقہ دینے کا حکم ہے مگر باوجود اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نواسے حسنؓ سے بہت محبت تھی لیکن ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپؓ نے صدقہ کی کھجور منہ میں ڈال لی ہے تو فرمایا تھوک دو کیا تمہیں معلوم نہیں ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے"

(مشکوٰۃ ص ۱۶۱)

گویا حضورؐ اپنے نواسوں کو بچپن میں ہی چھوٹی چھوٹی باتیں سکھاتے اور حرام و حلال کی تمیز کروایا کرتے۔

بچوں پر سختی نہیں کرنی چاہئیے

حضرت عائشہ فرماتی ہیں

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی عورت اور کسی خادم کو مارا پیٹا نہیں"

(مشکوٰۃ ص ۵۱۹)

اسی طرح حضور کے خادم حضرت انسؓ فرماتے ہیں

"میں دس سال کی عمر میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دس برس تک خدمت کرتا رہا مگر حضورؐ نے اس تمام عرصہ میں مجھے کبھی ملامت تک نہیں فرمائی"

(مشکوٰۃ ص ۵۱۹)

بچہ کو سبق دینا

ایک لڑکا عمرؓ نامی جس کو حضورؐ نے پالا تھا کھانے کے وقت سالن کے پیالے میں ادھر ادھر ہاتھ مارتا تھا حضور نے فرمایا

"اللہ کا نام لے کر شروع کرو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ"

(مشکوٰۃ ص ۲۶۳)

بچوں سے دل لگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے بڑی شفقت اور محبت سے پیش آتے بلکہ ان سے دل لگی بھی کرتے تھے حضرت انسؓ کا بیان ہے

"کہ ایک دفعہ حضورؐ نے مجھے کسی کام کیلئے بھیجا میں لڑکوں کے ساتھ کھیل میں مشغول ہو گیا اور کام کرنا بھول گیا جب کافی دیر ہو گئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کسی نے پیچھے سے آکر میری آنکھیں بند کر لی ہیں میں نے نرم نرم ہاتھوں سے پہچان لیا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تب مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور میں ہاتھ چھڑا کر فوراً کام کے لئے بھاگ گیا۔ مگر حضورؐ نے مجھے کچھ نہ کہا۔

(مشکوٰۃ ص ۵۱۸)

ایسا ہی حضرت انسؓ بتاتے ہیں

"کہ میرا ایک چھوٹا بھائی ابو عمیرؓ نام تھا حضورؐ ہم سے گھل مل کر بڑی بے تکلفی سے باتیں کیا کرتے تھے میرے چھوٹے بھائی کی ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا اس کی وہ ننھی چڑیا مر گئی جب حضورؐ اسے دیکھتے تو نہایت پیار اور شفقت سے فرماتے یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ نُغَیْرٌ اے ابا عمیر تمہاری چڑیا کو کیا ہوا اسی طرح آپ بچوں سے بھی بہت پیار سے پیش آتے

(مشکوٰۃ ص ۴۱۶)

حضرت اسامہ بن زیدؓ اپنے بچپن کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گود میں لے کر اپنی ایک ران مبارک پر مجھے اور دوسری ران پر اپنے نواسے حضرت حسنؓ کو بٹھا لیا اور پھر حضورؐ نے دعا فرمائی کہ "اے میرے اللہ تو ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان دونوں سے محبت الفت رکھتا ہوں"

(بخاری جلد ۴ کتاب الادب ص ۳۲-۳۳)

بچوں کو سلام کہنا

"پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ چھوٹے بڑوں کو سلام کرنے میں پہل کیا کریں" (مشکوٰۃ ص ۳۹۵) ایسا ہی حضرت انسؓ کو فرمایا" اے بچے جب تم اپنے گھر میں جاؤ تو پہلے سلام کیا کرو کہ یہ تیرے لئے اور تیرے رشتہ داروں کے لئے برکت کا باعث ہے (مشکوٰۃ ص ۳۹۶) حضورؐ کا اپنا نمونہ بھی یہی تھا چنانچہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ بچوں کے پاس سے گذرتے تو انکو السلام علیکم کہتے (مشکوٰۃ ص ۳۹۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم تربیت

مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم وسطی ربوہ نے ۶/۳/۸۱ بروز جمعہ یوم تربیت منایا۔ پروگرام کے مطابق ۳ بجے صبح بلند آواز سے درود پڑھنے کے ذریعہ خدام و اطفال کو بیدار کیا گیا۔ ۴/۴۵ بجے اجتماعی نماز تہجد ادا کی گئی۔ اس کے بعد خاکسار (عبدالسمیع خان منتظم تربیت) نے درس قرآن کریم دیا۔

نماز فجر کی ادائیگی، تلاوت قرآن کریم اور سیر کے بعد صبح آٹھ بجے تا ساڑھے بارہ بجے تک خدام کے ورزشی مقابلے ہوئے، جن میں محمود احمد، دبیر احمد اعوان، بشیر احمد انور، نسیم اقبال انجم اور نصیر احمد انور نے نمایاں پوزیشنیں حاصل کیں۔ نماز جمعہ و عصر کے بعد مبارک احمد ظفر زعیم حلقہ نے رسم مبیث دیا۔ اس کے بعد تربیت اور تنگ کے نمائشی میچ ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مقابلوں میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس طرح یوم تربیت کا پروگرام بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

(منتظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم وسطی۔ ربوہ)

قرارداد تعزیت

۲۹ اپریل کو مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ کی اچانک وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔

مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ کا یہ اجلاس محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ مقیم سکھر کی وفات حسرت آیات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ تعالیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس مخلص اور فدائی خادم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مرحوم مولانا فرخ صاحب ایک شمالی ان تھک، بے نفس اور بے شائق مبلغ کے حامل مبلغ احمدیت تھے۔ جو ۱۹۴۲ء سے لے کر اپنے آخری سانس تقریباً چالیس سال تک مصروف خدمت دین میں رہے۔ آپ اپنے فرائض کے سلسلہ میں سمانگلی، کراچی، کوئٹہ، سکھر اور سندھ کے مختلف حصوں کے علاوہ جزائر فجی میں ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۶ء تک مصروف جہاد رہے اور جہاں بھی رہے اپنے بلند اوصاف اور اعلیٰ کردار کی بدولت اپنوں اور غیروں پر اپنی تقویٰ اور پاکیزگی کے مستقل اثرات مرتب کرتے رہے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل رہا کہ مختلف ذرائع ابلاغ سے رشد و ہدایت کی حامل تقاریر کرتے جنہیں بہت پسند کیا جاتا۔ اردو کے علاوہ سندھی نہ ہونے کے باوجود سندھی زبان میں پُر اثر تقریر کا ملکہ بھی رکھتے تھے۔ ایسی گوناگوں صلاحیتوں کے حامل مجاہد بھائی کا یوں اچانک وفات پانا ایک جماعتی نقصان ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کی رضا پر سب کو راضی رہنا چاہیئے۔ اور خدا کے اس امتحان کے موقع پر ہم ممبران مجلس عاملہ مرکزیہ اپنے مرحوم مجاہد بھائی کی اہلیہ صاحبہ، بچگان اور سب پسماندگان کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند مقام حاصل ہو۔ آمین۔

(ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ مجلس انصاراللہ مرکزیہ ۲۹ اپریل ۱۹۸۱ء)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بھائی احمد لطیف شیخ صاحب کو مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۸۱ء سہ پہر پانچ بجے شام لڑکا عنایت فرمایا ہے نومولود مکرم شیخ نور حسین صاحب مرحوم کا پوتا اور بیگم صاحبہ محمد حسن صاحب مرحوم کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نومولود کو نیک اور سلسلہ کا خادم بنائے اور اپنے ماں باپ کیلئے راحت کا موجب ہو۔ (رفعت جمیل اہلیہ چوہدری رفیق احمد صاحب جمیل سٹیفورڈ ہاؤس گوجرانوالہ)

جائزہ کارگزاری ناصرات الاحمدیہ

دوسری سہ ماہی

اس سہ ماہی میں (جنوری تا مارچ) ۵۶ لجنات کی ناصرات کی طرف سے رپورٹیں ملیں۔ ۲۶ شہری ناصرات اور ۲۰ دیہاتی ناصرات سے۔ ناصرات کی باقی تنظیموں کو بھی ہر ماہ باقاعدگی سے رپورٹیں بھیجنا چاہیئے۔

کراچی قیادت ۱ کراچی ۲، لاہور، اورآباد، سانگھڑ، سانگلہ ہل، نوشہرہ، پشاور، ربوہ کو ماہوار رپورٹ کے متعلق ہدایت اور خدمتوں کی تاندہی پر نسبتی پیمانہ بھی نہیں۔

لاہور، ربوہ، فیصل آباد، معراجکے، بشیرآباد اسٹیٹ، بدوملہی، چک ۹۹ شمالی سرگودھا، گھنوکے جبہ، سعداللہ پور، گجرات، ہلال پور سرگودھا کو ۱۰ آیات سورۃ بقرہ حفظ کرنے والی بچیوں کی سندات ارسال کی گئیں۔

اطفال اور ناصرات کے مقابلہ مضمون نویسی میں حصہ لینے کے لئے ربوہ اور دوسری لجنات کو خطوط لکھے گئے اور الفضل میں بھی اعلان دیا۔ الفضل اور مصباح میں ناصرات کے سالانہ امتحان کا نصاب شائع کروایا گیا۔

شہری ناصرات:-

ربوہ۔ اوّل۔ لاہور، کراچی ۱۔ دوم، فیصل آباد، شیخوپورہ۔ سوم۔

قصبات:-

کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ:۔ اوّل۔ چونڈہ ضلع سیالکوٹ:۔ دوم سانگلہ ہل:۔ سوم۔

دیہات:-

گھنوکے جبہ ضلع سیالکوٹ:۔ اوّل۔ محمود آباد فارم۔ دوم میادی نانوں ضلع سیالکوٹ:۔ سوم۔ بشیرآباد اور بہوڑو چک ضلع شیخوپورہ چہارم۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ احباب بسلسلہ توسیع اشاعت

خاکسار کو وزیرآباد کے مربی سلسلہ مکرم سید حسین احمد صاحب نے تحریک کی تھی کہ میں توسیع اشاعت کے سلسلہ میں ایک دن وزیرآباد بھی حاضر ہوں۔ خاکسار ۸ مئی بروز جمعۃ المبارک حاضر ہوا۔ احباب کو الفضل کی خریداری کی طرف توجہ دلائی گئی۔ احباب جماعت سے مکرم غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد کے ذریعہ چند منٹوں میں ہی ۱۸ خطبہ جمعہ کی قیمت ۵۰/- روپے ادا کر دی اور دو اور احباب نے اپنے نام روزانہ پرچے جاری کروالئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں پر اپنا فضل فرمائے۔ اور انہیں دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین

(عباد اللہ گیلانی مینیجر الفضل ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ

اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی کے خریداران الفضل کیلئے اعلان

کراچی میں روزنامہ الفضل کے خریداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ کراچی میں بذریعہ VPP (وی۔پی) چندہ الفضل کی وصولی کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ گمشدگی و چوری کی بناء پر اکثر و بیشتر وی۔پی کی واپسی کی وجہ سے دفتر کو اخراجات کا بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ اور وی پی واپس آنے پر اخبار بند کرنا پڑتا ہے۔ مگر تجربہ یہ بتاتا ہے کہ اکثر احباب کسی نہ کسی وجہ سے وی۔پی واپس ہو جانے کے باوجود اخبار جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ سب سابق دفتر کی طرف سے چندہ ختم ہونے کی باقاعدہ اطلاع دی جایا کرے گی۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اطلاع ملنے پر الفضل کا چندہ ہفتہ عشرہ کے اندر اندر احمدیہ ہال کراچی میں ہر جمعہ کو نماز کے بعد مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نمائندہ الفضل کے پاس جمع کرا دیا کریں (جو چار سال سے زائد عرصہ سے مستعدی سے الفضل کے لئے اعزازی خدمات انجام دے رہے ہیں) نیز ہر خریدار سے گذارش ہے کہ روزنامہ الفضل کے اجراء، پتہ کی تبدیلی چندہ کی ادائیگی اور دیگر امور کے سلسلہ میں نمائندہ کراچی سے رابطہ قائم رکھیں۔ اگر کسی خریدار نے وی۔پی کے ذریعہ چندہ الفضل کی ادائیگی کرنی ہو تو دفتر یا نمائندہ کراچی کو قبل از وقت اس کی اطلاع دی جائے۔

(گیانی عباد اللہ مینجر الفضل۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کے بڑے بھائی منور احمد صاحب آفیسر یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ لطیف آباد حیدر آباد سندھ کی پہلی بچی صادقہ عطیہ بعمر ۳ ماہ بہ رضائے الٰہی ۱۲ اپریل ۸۱ء بروز پیر کراچی میں فوت ہو گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور محض اپنے فضل و کرم سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(مظفر احمد مرزا یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ اسٹیشن روڈ برانچ حیدر آباد سندھ)

دعائے مغفرت

۲۹ اور ۳۰ اپریل کی درمیانی شب میں میری بھاوج محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ غلام محمد صاحب آف نارووال ضلع سیالکوٹ) زوجہ عبدالسلام صاحب نجیب آباد بعارضہ جگر انتقال کر گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور تلاوت قرآن پاک میں التزام رکھتی تھیں۔ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا عزیزم وسیم احمد یادگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور اپنی پسندیدہ راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مرحومہ کی بلندی درجات و مغفرت کی دعا کی درخواست ہے۔

(تھیس بینائی۔ کاشف لاج ۱۸/۶۲۷ سمن آباد کراچی ۳۸)

مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال و ناصرات

عنوان:۔ سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

انعامات:۔ اول دوم اور سوم علی الترتیب ۲۰۰/- ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے نقد۔

حجم:۔ دو سے اڑھائی ہزار الفاظ۔ آخری تاریخ ۱۵ جون ۱۹۸۱ء۔

شرائط:۔ تصدیق ناظم اطفال یا سیکرٹری ناصرات۔ پتہ درحوالے مکمل اور صاف لکھیں

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ۔ ربوہ)

موصیان کرام توجہ فرماویں

بعض موصی اصحاب نقل مکانی کی صورت میں اپنے موجودہ پتہ سے دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع نہیں دیتے۔ اس بناء پر ان کے نام جاری کردہ خطوط اور نادہندگان اصل آمد وغیرہ بغیر تقسیم ہوئے واپس آجاتے ہیں اور بار بار خطوط بھجوانے کی صورت میں ڈاک پر بھی سلسلہ کا پیسہ ضائع ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ایسے موصی حضرات کے حسابات نامکمل پڑے رہتے ہیں۔ اور حسب قواعد وہ بقایا دار متصور ہوتے ہیں اور بعض اوقات ان کی وصایا منسوخ ہو جاتی ہیں۔

اس لئے تمام موصیان سے درخواست ہے۔ کہ براہ کرم وہ نقل مکانی کی صورت میں دفتر کو اپنے پتہ سے اطلاع دیتے رہا کریں۔ اور دفتر سے رابطہ رکھا کریں۔ تاکہ کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم شیخ سعید احمد صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ راوی پارک لاہور بوجہ درد گردہ اور اعصابی تکالیف کے عرصہ سے علیل ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز مکرم عثمان علی صاحب کارگو آفیسر پی۔ آئی۔ اے لاہور محکمانہ ترقی اور صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(مرزا عبدالسمیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

۲۔ میرے محسن چچا جان کیپٹن ملک شیر محمد صاحب ایس۔ بی۔ ایم۔ سی۔ او۔ پی۔ آئی بعارضہ دمہ دیر سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ صحت گرتی چلی جا رہی ہے۔ موصوف علاقہ کی بڑی نافع الناس ہستی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ پیارا شافی مطلق خدا تعالیٰ انہیں صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(ملک محمد اعظم بی اے بی ایڈ دارالعلوم غربی۔ ربوہ)

۳۔ سابق قائد ضلع میانوالی مکرم رانا عبدالستار صاحب کے بچے ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(ناصر حسین ناظم اطفال ضلع میانوالی)

۴۔ خاکسار ہفتہ عشرہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے جس سے پریشانی ہے اور کاموں کا نقصان ہی ہے۔ زیادہ تکلیف مجھے ایک پھنسی کی ہے۔ جو بائیں ٹانگ کے گھٹنے پر ہے۔ چلنے سے بھی معذور ہوں۔ احباب میری صحت یابی اور دیگر کاموں کے لئے دعا فرماویں۔ (شفاعت محمود چوہدری گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

۵۔ میرے بیٹے کے ایم بی بی ایس کے چوتھے سال کا امتحان ۷ مئی سے شروع ہے احباب سے امتحان میں اعلیٰ اور نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبداللہ زعیم مجلس انصار اللہ ڈسکہ کلاں)

۶۔ خاکسار کا پوتا ناصر السمیع اور پوتی ناصرہ بیمار ہیں نیز میرا نواسہ سلیمان بعمر ۶ سال بعارضہ خسرہ بیمار ہے اور تکلیف زیادہ ہے۔ تینوں بچوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد عبداللہ قاضی احمد ضلع نواب شاہ)

۷۔ میرے چھوٹے بھائی ملک محمد نواز صاحب صدر حلقہ سید پوری گیٹ راولپنڈی کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور اس وقت سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(ایم۔ اے ملک ڈپٹی اے ایم اے جی سبزہ زار لین ۳ راولپنڈی کینٹ)

(۸) خالہ رگزشتہ ایک ماہ سے بیمار ہے اور آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے قارئین الفضل سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(میر احمد طاہر نوید کلاتھ سٹور حق نواز روڈ۔ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۔ کلمہ طیبہ کی اشاعت ۔

(بقیہ صفحہ اوّل)

عارضی اور ناپائیدار دنیاوی عشق و محبت کے پیغامات کے عین درمیان توحید باری تعالیٰ کی اس دلفریب ندا اور اسلام کے ذریعہ پیش کی جانے والی اللہ تعالیٰ کی لازوال محبت کے ان پیغامات کو پڑھ کر جاپانیوں نے کیا سوچا ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ لیکن میں اس موقعہ پر ان جاپانیوں کے درمیان جماعت احمدیہ کے جاپان میں مقیم دو مبلغین اسلام اور بعض احباب جماعت بھی موجود تھے۔ جن کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد کے جذبات سے لبریز تھے۔ ان کے دلوں سے مسرت پھوٹ پھوٹ کر باہر آ رہی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں تعارف اسلام کا کیسا شاندار موقعہ عطا فرمایا ہے۔

حق تو یہ ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اسی کے فضل سے ہوتا ہے۔ اشاعت اسلام کی اس غیر معمولی تقریب کے پیچھے تو دراصل ہمارے پیارے امام کی یہ پُرخلوص تڑپ اور دعائیں کارفرما تھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے دور دراز دیار و امصار میں اشاعت اسلام کے سامان پیدا فرمائے۔ انہی دعاؤں اور روحانی توجہات کی برکت سے یہ تقریب غیر معمولی طور پر پیدا ہوئی۔ ہم عاجزوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم احسان ہے۔ کہ اس نے اس نادر موقعہ سے مناسب اور مفید رنگ میں فائدہ اٹھانے کی سمجھ اور توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے توحید باری تعالیٰ کی ازلی ابدی صداقت پر مشتمل

لا الٰہ الا اللہ

کے بابرکت کلمات کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کی جو تحریک فرمائی ہوئی ہے۔ اس کے بارے میں اس خواہش کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ حق و صداقت کی یہ منادی دنیا کے دور دراز کے ممالک میں، ان ممالک کی زبانوں میں ترجمہ ہو کر کثرت سے شائع کی جائے۔

اس ارشاد گرامی کی تعمیل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے احمدیہ مسلم مشن جاپان کو ایک خوبصورت پوسٹر شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ پوسٹر جو ۴۲×۳۰ سنٹی میٹر کے تین مختلف رنگ کے کاغذوں پر جاذب نظر انداز میں شائع کیا گیا ہے۔ کلمہ طیبہ کے عربی الفاظ سے مزین ہے۔ جو بہت جلی قلم میں درج ہیں۔ ان کے بعد کلمہ طیبہ پڑھنے کا طریق اور ترجمہ علی الترتیب جاپانی اور انگریزی زبانوں میں درج کیا گیا ہے۔ یہ پوسٹر خوبصورت فریموں میں لگا کر ٹوکیو اور یوکوہاما کے مشن ہاؤسز اور جملہ احمدی احباب کے گھروں میں آویزاں کرنے کے علاوہ ایک سکیم کے تحت جاپانیوں کے گھروں میں بھی لگوایا جا رہا ہے۔ تاکہ یہ خوبصورت پوسٹر اپنے خوبصورت تر الفاظ و معانی ہر دو لحاظ سے جاپان کے مختلف گھرانوں میں نور ہدایت پہنچانے کا ذریعہ بن جائے۔ آمین

ولادت اور درخواست دعا

خاکسار کے ہاں مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۸۱ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلا لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام خرم منظور رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری دین محمد صاحب مرحوم چک ۹۳/ج.ب ضلع بہاولنگر کا پوتا اور مکرم چوہدری سراج الدین صاحب دارالنصر غربی ربوہ کا داماد ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ نومولود کی صحت سلامتی درازی عمر اور نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(منظور احمد چک ۹۳/ج.ب ضلع بہاولنگر)

میٹرک کا امتحان دینے والے احمدی طلباء کے لئے ضروری اعلان

ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں، اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ وہ میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہونا ضروری ہے۔ اس لئے درخواست دہندگان امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

نوٹ:۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے میٹرک کا امتحان دینے والے وہی امیدواران درخواستیں بھجوائیں جن کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہو۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

رمضان المبارک میں درس القرآن کا پروگرام

امسال رمضان المبارک انشاء اللہ جولائی کے پہلے ہفتہ کو شروع ہو رہا ہے۔ حضور نے مسجد مبارک میں درس القرآن کے لئے ذیل کا پروگرام منظور فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ تمام مدرسین حضرات کو احسن طور پر یہ خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمبر شمار	نام مدرس	حصۂ قرآن کریم برائے درس
۱	مکرم سید عبدالحی صاحب	سورۂ فاتحہ تا آل عمران رکوع ۹
۲	" صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	آل عمران رکوع ۱۰ تا المائدہ آخر
۳	" حافظ مظفر احمد صاحب	سورۂ انعام تا انفال
۴	" صوفی محمد اسحاق صاحب	سورہ توبہ تا یوسف
۵	" سید احمد علی شاہ صاحب	سورۂ رعد تا کہف
۶	" چوہدری محمد شریف صاحب	سورۂ مریم تا الفرقان
۷	" محمد احمد صاحب جلیل	سورۂ شعراء تا سبا
۸	خاکسار عبدالمالک خان	سورۂ فاطر تا زخرف
۹	مکرم مولوی دوست محمد صاحب	سورۂ دخان تا تحریم
۱۰	" مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب	سورۂ ملک تا آخر

(ناظر اصلاح و ارشاد)

۵ جون مثالی وقار عمل

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ۵ جون بروز جمعہ تمام مجالس اطفال کے لئے مثالی وقار عمل کا پروگرام بنایا گیا ناظمین اطفال و قائدین اضلاع بھرپور کوشش اور تعاون سے اسے کامیاب سے کامیاب تر بنائیں۔

سیکرٹری صنعت و تجارت و وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعلان گمشدگی

۱۴/۵/۸۱ کو دن کے ۱۱ بجے کے قریب ہمارے ایک عزیز کا کالے رنگ کا چابیوں کا پرس جامعہ احمدیہ سے مسجد اقصیٰ روڈ سے گوجا بازار آتے ہوئے سائیکل کے گیریئر سے گر گیا ہے۔ اس پرس میں ضروری چابیاں ہیں۔ جسے ملے مجھے مطلع فرمائیں

(صدر عمومی ربوہ)

آنکھ کا آپریشن

بہت نازک معاملہ ہے

سفید موتیا	CATARACT.
کالا موتیا	GLAUCOMA.
ناخونہ	PTERGIUM.
گوہانجنیاں اور پپوٹوں کی گلٹیاں	STYES.
آنکھ کا ناسور	EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا	EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ	EYE INJURY

بغیر آپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معاینہ۔ مشورہ۔ لٹریچر فری

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر ایچ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

(حکیم نظام جان مرحوم والا)

- گوجرانوالہ چوک گھنٹہ گھر
- ربوہ بالمقابل ایوان محمود
- کراچی 929/c طارق روڈ

۔ درخواست دعا ۔

خاکسار کا بچہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب سے بچہ کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ پرویز احمد کارکن دفتر الفضل

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴